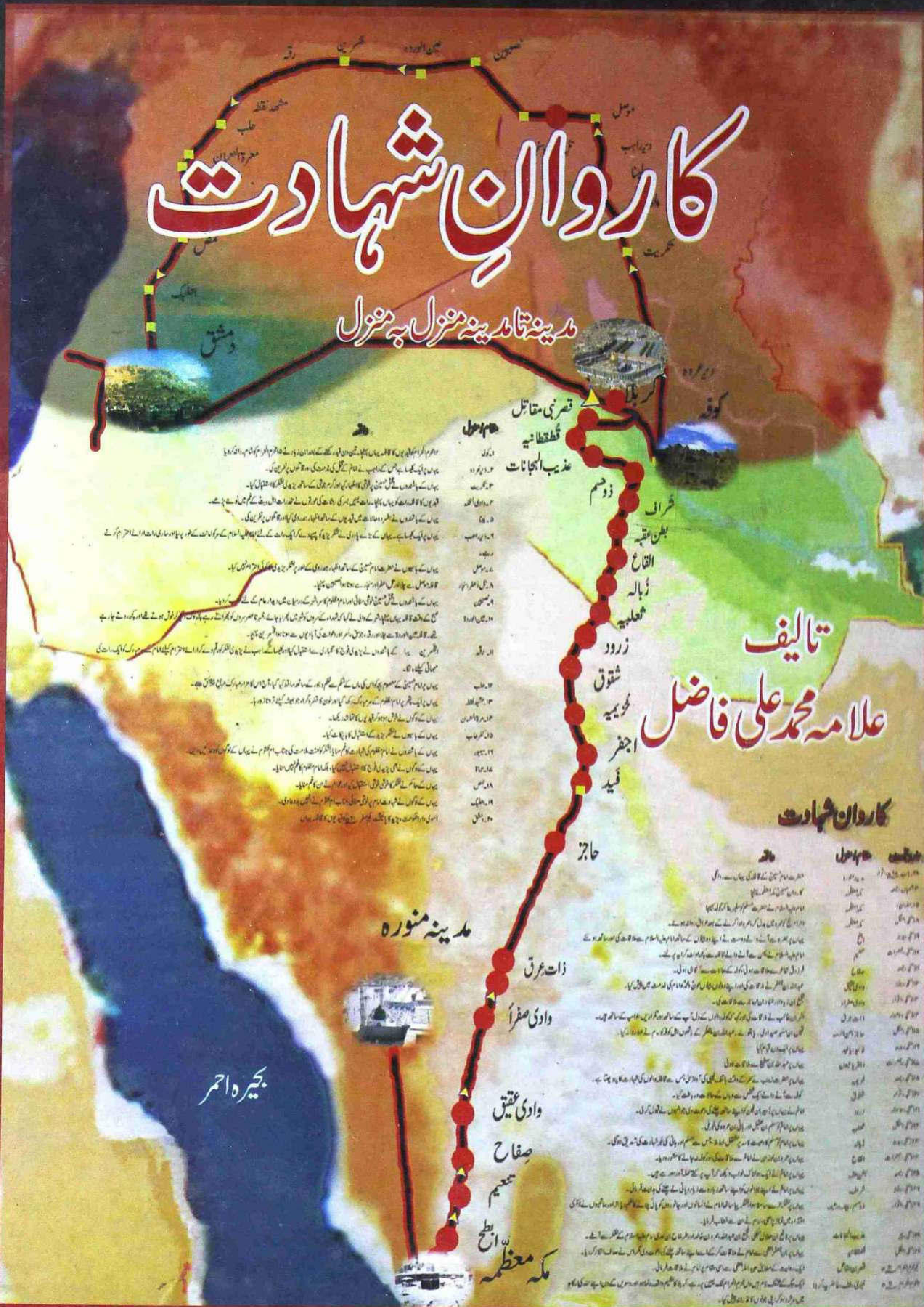
کاروانِ شہادت

مدینہ تا مدینہ منزل بہ منزل

تالیف
علامہ محمد علی فاضل



قال سیّد الشّهدآء ابوعبد الله الحسین علیه السلام :

............اِنَّمَا خَرَجْتُ لِطَلَبِ الْاِصْلَاحِ فِی اُمَّةِ جَدِّی ....

کاروانِ شہادت

مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

HadiTV

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی

ناشر:

مکتبۃ الہادی

جامعۃ الکوثر ۔ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف کتاب

نامِ کتاب: کاروانِ شہادت، مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل

پیشکش: ہادی ٹی وی اسلام آباد مرکز

ناشر: مکتبۃ الہادی _ جامعۃ الکوثر **اسلام آباد**

تعاون: جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام (رجسٹرڈ)
راجن پور، پنجاب پاکستان

فنی تعاون: مہدی فاضل

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الہادی - جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2
اسلام آباد فون: 0333-6446072

اشاعت دوم: 2010ء

ہدیہ: **-/350** روپے

ہے اور اموی پروپیگنڈے کا پول کھل رہا ہے جس سے فوج میں بغاوت کے آثار نظر آرہے ہیں تو اس نے فوراً ہی امام علیہ السلام کی با ت کاٹتے ہوئے بلند آواز سے وہی کچھ کہا جو مشرکین مکہ حسینؑ کے نانا کو کہتے تھے اس نے کہا:

''هُوَ يَعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ اِنْ كَانَ يَدْرِى مَا يَقُوْلُ؟''

(نعوذ باللہ) وہ گمراہی پر ہے اور خود بھی نہیں سمجھتا کہ کیا کہہ رہا ہے؟

(کتاب انساب الاشراف جلد۳ میں ہے کہ) اس کی ہرزہ سرائی سن کر جناب حبیب ابن مظاہر کو جلال آ گیا اور فرمایا:

''وَاَنْتَ تَعْبُدُ عَلٰى سَبْعِيْنَ حَرْفًا''

او ملعون! تو سب سے زیادہ گمراہ ہے اور ٹھیک کہتا ہے کہ امامؑ کی باتوں کو نہیں سمجھ پا رہا، اس لئے کہ خدا نے کفار کی طرح تیرے دل پر مہر لگا دی ہے۔

خطاب جاری ہے:

پھر امامؑ نے اپنی گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

''فَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ شَكٍّ فِىْ هٰذَا الْقَوْلِ اَفَتَشُكُّوْنَ اَنِّى اِبْنُ بِنْتِ نَبِيِّكُمْ ،فَوَا للّٰهِ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اِبْنُ بِنْتِ نَبِيٍّ غَيْرِى فِيْكُمْ ،وَلَا فِىْ غَيْرِكُمْ''

پس اگر تم میری ان باتوں میں شک کرتے ہو، تو کیا اس میں بھی شک کرو گے کہ میں تمہارے نبی کی دختر کا فرزند ہوں اور اس کا نواسہ ہوں؟ خدا گواہ ہے کہ شرق و غرب عالم میں تم میں یا کسی اور مخلوق میں میرے علاوہ پیغمبرؐ کا کوئی نواسہ نہیں ہے۔

وَيْحَكُمْ اَتَطْلُبُوْنِىْ بِقَتِيْلٍ قَتَلْتُهُ اَوْمَالٍ اِسْتَهْلَكْتُهُ اَوْبِقِصَاصِ جَرَاحَةٍ ؟

بڑے افسوس کی بات ہے، مجھے بتاؤ میں نے تم میں سے کسی شخص کو قتل کیا ہے کہ تم مجھ سے اس کا قصاص لے رہے ہو؟ یا کسی کے مال پر ہاتھ ڈالا ہے یا کسی کو کوئی زخم لگایا ہے کہ اس کی مجھے سزا دے رہے ہے۔

تاریخ کہتی ہے کہ جب نواسہ رسولؐ کی گفتگو اس مقام پر پہنچی تو تمام لشکر پر سناٹا طاری ہو گیا، کسی کو بولنے کی جرأت نہیں ہو پا رہی تھی، مکمل سکوت کارفرما تھا کہ خطبہ شقشقیہ کے خالق علی بن ابی طالبؑ کے جگر گوشے نے کوفہ کی کچھ معروف شخصیتوں کو کہ جنہوں نے آپ کو خطوط روانہ کیے تھے للکارا اور ہم اس سے پہلے اپنی گفتگو میں ثابت کر چکے ہیں کہ

کوفہ سے امام کو خطوط لکھنے والے سارے شیعیانِ علیؑ نہیں تھے بلکہ ان میں سے وہ بھی تھے جو شیعیان آل ابی سفیان کہلاتے تھے، اور اپنی منافقت کا ثبوت دیتے ہوئے امام کو خطوط لکھے تھے، چنانچہ امام علیہ السلام نے ہر ایک کا نام لے لے کر انہیں للکارا اور فرمایا:

"یَا شَبَثَ بْنَ رِبْعِی وَیَا حَجَّارَ بْنَ اَبْجَرَ وَیَا قَیْسَ ابْنَ الْاَشْعَثَ وَیَا یَزِیْدَ بْنَ الْحَارِثْ اَلَمْ تَکْتُبُوْا اِلَیَّ اَنْ قَدْ اَیْنَعَتِ الثِّمَارِ، وَاَخْضَرَّ الْجِنَابُ وَاِنَّمَا تَقْدِمُ عَلٰی جُنْدٍ لَّکَ مُجَنَّدَۃٍ؟"

او شبث بن ربعی، او حجار بن ابجر او قیس بن اشعث، او یزید بن الحارث!! آیا تم لوگوں نے مجھے خط نہیں لکھا تھا کہ پھل پک چکے ہیں اور درخت سرسبز و شاداب ہیں؟ ہم آپ کے انتظار میں لحظہ شماری کر رہے ہیں، آپ آیئے کہ کوفہ میں آپ کیلئے تیار لشکر موجود ہے جو آپ کے اختیار میں ہوگا؟

اب ان لوگوں کے پاس امامؑ کے اس فرمان کا کوئی جواب نہیں تھا، سوائے انکار کے، وہ کہہ اٹھے کہ ہم نے اس قسم کا کوئی خط نہیں لکھا!!

قیس بن اشعث کا جواب:

اس موقع پر قیس بن اشعث نے بلند آواز کے ساتھ کہا: "حسینؑ! آپؑ یزید کی بیعت کیوں نہیں کر لیتے کہ اس طرح سے آپ کو سکون مل جائے گا اور آپ سے آپ کی حسب منشاء سلوک کیا جائے گا! اور کسی قسم کا کوئی ناگوار حادثہ آپ کا رخ نہیں کرے گا"

یہ سن کر امامؑ نے فرمایا:

"لَا، وَاللّٰہِ لَا اُعْطِیْھِمْ بِیَدِی اِعْطَآءَ الذَّلِیْلِ وَلَا اَفِرُّ مِنْھُمْ فِرَارَ الْعَبِیْد" خدا کی قسم میں ذلیلوں کی مانند ان لوگوں کے ہاتھ پر ہاتھ نہیں رکھوں گا ___ ان کی بیعت نہیں کروں گا ___ اور نہ ہی غلاموں کی طرح ان کے سامنے سے راہ فرار اختیار کروں گا۔

آخر میں ان کو "عِبَادَ اللّٰہ" کہہ کر قرآنِ مجید سے سورہ دخان کی آیت ۲۰ کی تلاوت کرتے ہوئے فرمایا: "وَاِنِّی عُذْتُ بِرَبِّی وَرَبِّکُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِی" اور میں اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ میں آگیا ہوں اس بات سے کہ تم مجھے سنگسار کرو۔